© rasailojaraid.com

ـان ملکوں کی صورت حال، قابل، فکر لیکن قابل اصلاح

مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی

دنیا میں مسلمانوں کی تعداد قابل اطمینان حد تک ہونے کے باوجود انکے ساتھ متعدد ممالک میں ایسا غیر انسانی برتاؤ کیا جارہا ہے جس کو سننا بھی تکلیف دہ ہے، اور مسلمان اپنی معتدبہ تعداد کے باوجود اس غیر انسانی برتاؤ کے ازالہ کے لئے کچھ نہیں کرپارہے ہیں یا یہ کہنا چاہیے کہ کچھ زیادہ توجہ نہیں کررہے ہیں۔ مسلمانوں کی طرف سے کچھ کرنے یا کرسکنے کے لیے تعداد، طاقت اور سیاسی اثرات کے علاوہ اور بھی دیگر وسائل ہیں وہ ان کو صحیح طور پر اختیار نہیں کررہے ہیں۔ دراصل کچھ کرسکنے کے لیے اقلیت واکثریت کے پیمانے کے علاوہ اخلاقی و دینی پیمانوں کی بڑی اہمیت ہے اور ہم مسلمان ایک عرصہ سے ان پیمانوں کو اختیار کرنے اور ان کو کام میں لانے سے سخت بے توجہی برتنے لگے ہیں یہی وجہ ہے کہ کسی زمانہ میں اقلیت کے باوجود کامیابیوں کی طرف بڑھتے تھے اور اب تعداد میں بہتر ہونے کے باوجود پیچھے ہٹتے اور گرتے جارہے ہیں۔

متحدہ اقوام میں مسلمانوں کے ووٹوں کی تعدا 1/4 ہے وہ غیر معمولی طور پر اثر انداز ہوسکتے ہیں، پھر ان کے ملکوں کے پاس ایسے وسائل ہیں، جن کی حاجت ساری دنیا کو ہوتی ہے اخلاقی اور سیاسی دباؤ ڈالنے کے بھی اچھے ذرائع ہیں لیکن پھر بھی ان سے فائدہ اٹھانے کی طرف توجہ نہیں کی جارہی ہے، صرف کچھ بیانات اور کسی حد تک مالی امداد پر اکتفاء کی جارہی ہے، اس کی بڑی وجہ وہ اخلاقی اور دینی کمزوری ہے جو اس وقت دنیا کے مسلمانوں میں سرایت کرچکی ہے، خود غرضی، دنیا کی محبت، دنیاوی کروفر اور دنیاوی جاہ ومنزلت سے مرعوبیت عام طور پر پھیل چکی ہے۔ یورپ کی عظمت کا احساس دلوں میں گھر کئے ہوئے ہے۔ بھائی سے زیادہ اس شخص سے تعلق ہے جس سے مادی منفعت اور جاہ وعزت کا حصول ہو، ایسے میں دشمن کے مقابلہ میں اگر تعداد زیادہ ہو تو بھی کامیابی اور اثر پذیری مشکل ہے چہ جائیکہ دشمن کے مقابلہ میں تعداد بھی کم ہو۔

مسلمانوں کی تاریخ میں تعداد کی اہمیت کبھی نہیں رہی، اخلاقیات دینی غیرت اور معنوی طاقت کو اولیت رہی اور ان کی فتح وشکست میں یہی عامل سب سے بڑا عامل رہا ہے اور جب جب یہ عامل کمزور ہوا ان کو کمزوری لاحق ہوئی اس کے نتیجہ میں مسلمانوں نے کئی جگہ عزت، حکومت دونوں کھودی۔ اسپین میں اندلس کی حکومت کا کھونا تعداد یا فوجی وسائل کی کمی کی وجہ سے نہیں پیش آیا، وہاں آپس کے تفرقہ اور بھائی بھائی کی لڑائی چھوٹی چھوٹی ٹولیوں اور ریاستوں میں بٹ جانے، پھر آپس کی ریشہ دوانیوں اور ایک دوسرے کے خلاف سازشیں کرنے اور اس میں دشمنوں تک سے مدد لینے سے یہ واقعہ پیش آیا اور پھر مصیبت آنے پر ------ طاقتور اور بااثر بھائیوں کی طرف سے بے توجہی اختیار

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کرنے نے مزید اثر ڈالا۔

اندلس کی شاندار تاریخ کے عہد کا ایک فقرہ اس سلسلے میں آب زر سے لکھنے کا ہے کہ جب ایک موقع پر اندلس کی مسلمان حکومت کو اپنے پڑوسی عیسائی دشمن کے مقابلہ میں سخت دشواری ہوئی تو اس کو مراکش کی مسلمان حکومت سے مدد لینے کا خیال ہوا، مشیروں نے کہا کہیں وہ مدد کرنے کے بعد قابض نہ ہو جائے، اس پر مسلمان سربراہ حکومت نے آب زر سے لکھنے کے قابل یہ فقرہ کہا کہ "عیسائیوں کے زیر اقتدار آجانے سے ہمارے بچے ان کے سور چرانے پر مجبور ہوں۔ اس سے کہیں بہتر ہے کہ مسلمانوں کے زیر اقتدار آجانے پر ہمارے بچے ان کے اونٹ چرائیں ---- چنانچہ مراکش کے مسلمانوں سے مدد لی اور کامیابی ملی، اور اندلس کی شاندار تاریخ جاری رہی۔ لیکن پھر اس کے آخری حکمراں عبداللہ الاحمر پر ختم ہوئی جو اپنی برادر حکومتوں سے لڑتے رہے اور آخر میں اپنے حریف بھائی کے مقابلے کے لیے عیسائی حکمراں سے مدد لی اور اس نے مدد کرتے خود عبداللہ الاحمر کو ملک سے دست بردار ہو جانے پر مجبور کیا اور اسی پر اندلس سے مسلمانوں کی ۸ صدی کی حکومت ختم ہوئی۔ اور عبداللہ الاحمر نے روتے ہوئے ملک چھوڑا۔ اس پر ان کی والدہ نے تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ وہ مملکت جس کو تم مردوں کی طرح بچا نہ سکے اب اس پر عورتوں کی طرح روتے کیا ہو؟

اصل چیز غیرت ہے جس سے عزت وذلت کے پیمانوں کو صحیح طور پر سمجھنے کی صلاحیت پیدا ہو جاتی ہے پھر آدمی اپنے ذاتی اور گروہی مفادات کو اپنی ملی اخلاقی اور دینی آبرو کے بچانے کے لیے قربان کر سکتا ہے۔ اس وقت دنیا میں مسلمانوں کے حالات میں عجیب وغریب تضاد ہے۔ مسلمانوں کے ملکوں کی ایک تعداد خوشحالی اور مالی صلاحیتوں سے بھرپور ہے۔ کچھ ملکوں میں آپسی کشمکش کا دور دورہ ہے اور بعض ملکوں میں بیرونی طاقتوں کی طرف سے کشت وخون کا بازار گرم ہے۔

یہ حالات دراصل ان کی آپسی لڑائی کی وجہ سے بھی ہیں، کہیں خود اسلام کی حفاظت کے لیے سخت کشمکش اور جدوجہد بلکہ قربانیوں سے گزرنا پڑ رہا ہے اور اسلامی تشخص کے لیے شدید جدوجہد کرنا پڑ رہی ہے لیکن جو کمزوری ہر جگہ مشترک ہے وہ ذاتی اور گروہی خود غرضی اتحاد واتفاق کے بارے میں کوتاہی گروہ بندیوں اور آپس کی کشمکش میں اپنی خاصی طاقتوں کا ضیاع ہے اس کی وجہ سے دشمن کو کامیابی کی راہ ملتی ہے اور مقابلہ کی طاقت کمزور ہوتی ہے اور مظلوموں کی دادرسی نہیں ہو پاتی ہے۔

بقیہ ص ۶۷

عالمی اسلامی کے تحت مساجد سے متعلق یہ عالمی کونسل کو خصوصی حیثیت حاصل ہے۔ اجلاس کے بعد تمام مندوبین کی کعبہ شریف کی عمارت کے اندر جانے کی سعادت حاصل کرنے کا موقع دیتے وقت دروازے کا تالا کھولنے کیلئے حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندوی کو دعوت دی گئی اور اس مخصوص شعبی خاندان کے کلید بردار نے حضرت مولانا مدظلہ کو کلید پیش کی۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

مؤتمر المصنفین دار العلوم حقانیہ کی ایک اور پیش کش

وَذَكِّرْ فَإِنَّ الذِّكْرَىٰ تَنفَعُ الْمُؤْمِنِينَ الآیۃ

انوارِ حق

جلد اوّل

جامعہ دار العلوم حقانیہ کے نائب مہتمم استاذ حدیث و تفسیر حضرت مولانا انوار الحق حقانی صاحب کے خطبات اور مواعظ جمعہ کا حسین گلدستہ شیخ الحدیث حضرت مولانا عبد الحق رحمۃ اللہ علیہ کے خطبات کی ایک جھلک "اَلْوَلَدُ سِرٌّ لِاَبِیْہِ" کا ایک نمونہ علوم و معارف کا خزینہ مختلف موضوعات پر علمی و دینی اور روح پرور تقاریر کا دلچسپ مرقع "از دل خیزد بر دل ریزد" کا صحیح مصداق، سلاست اور جامعیت میں اپنی مثال آپ ہے، خطباء، واعظین، مبلغین اور اصلاحی حلقوں میں یکساں مفید ہے

(زیر طبع)

مرتبین

- حافظ فضل اللہ جان سواتی
- حافظ سلمان الحق حقانی

مؤتمر المصنفین دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک ضلع نوشہرہ

© rasailojaraid.com